آن لائن آرڈر پر مٹکے اور گملے تیار کرکے بیچنے کا حکم

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12269

تاریخ اجراء: 30 ذوالقعدۃ الحرام 1443 ھ / 30 جون 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی عورت گھر میں گملے اور مٹکوں پر ڈیزائن اور پینٹنگ کرکے online delivery کے ذریعہ بیچے، کبھی کھاد مٹی خرید کر اس میں پھول لگا کر گملے کو بیچے، گملے اور پینٹس اس کے پاس پہلے سے ہوں، لیکن تیار کرنے والی کچھ چیزیں آرڈر لینے کے بعد لینی پڑیں، جب کوئی آرڈر آئے تو قیمت وغیرہ پہلے سے طے کرلی جائے، پھر پروڈکٹ تیار کرکے بیچے، تو اس طرح سے کاروبار کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

آرڈر پر کوئی چیز تیار کروانا بیع استصناع کہلاتا ہے اور بیع کا یہ طریقہ صرف ان ہی چیزوں میں جائز ہے، جن چیزوں کو عادتاً آرڈر پر تیار کروانا لوگوں میں معروف ہو، نیز اس صورت میں چیز کا پہلے سے ملکیت میں ہونا ضروری نہیں۔

موجودہ زمانہ میں گھر، دوکان وغیرہ کی زیب و آرائش وغیرہ جائز مقاصد کے لئے آرڈر پر ڈیزائن والے مٹکے اور گملے تیار کروانا لوگوں میں معروف ہے، اس لئے خرید و فروخت کا مذکورہ طریقہ کار اختیار کرنا جائز ہے۔ البتہ اس میں چند چیزوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

(1) چیز جتنی رقم میں بیچی جارہی ہے فریقین اس رقم کی مقدار پر اتفاق کریں کہ اتنے کی چیز ہوگی۔

(2) جو مٹکے اور گملے آرڈر پر تیار کرکے بیچے جائیں گے ان کی صفات ایسے انداز میں بیان کرنا لازم ہوگا، جس سے مبیع کی پہچان حاصل ہوجائے اور جہالت دور ہوجائے، تاکہ بعد میں منازعت (جھگڑا) نہ ہو، یعنی یہ واضح ہو کہ مٹکے اور گملے کس طرح کی مٹی سے تیار ہوں گے، ان مٹکوں اور گملوں کا معیار کیا ہوگا، ان کی ہیئت، حجم اور سائز کتنا ہوگا، ان پر رنگ، نقش و نگار ہوگا یا نہیں ہوگا، اگر ہوگا، تو کس طرح کا رنگ ہوگا، نقش و نگار کس انداز کے ہوں گے (یہ بات

واضح رہے کہ نقش و نگار میں کسی جاندار کی تصویر بنانا ناجائز و گناہ ہے)، گملوں میں کھاد اور پھول کس نوعیت کے ہوں گے، گملے اور مٹکے ایک سے زیادہ تعداد میں ہیں، تو ان کی مقدار بھی معلوم ہو۔

(3) چونکہ کام آن لائن ڈیلیوری کا ہے، اس لئے سامان کس جگہ پہنچایا جائے گا، یہ بھی معلوم ہو۔

(4) ڈیلیوری چارجز اگر الگ سے لاگو ہوں گے، تو وہ بھی پہلے سے طے ہوں۔

مجلۃ الاحکام میں ہے: "کل شیئ تعومل استصناعه یصح فیه الاستصناع علی الاطلاق" یعنی ہر وہ چیز جس کو آرڈر پر تیار کروانے کا تعامل ہو، اس میں علی الاطلاق استصناع درست ہے۔ (مجلۃ الاحکام مع شرحہ، جلد 1، صفحہ 423، مطبوعہ: بیروت)

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: "(فیما فیه تعامل) الناس (کخف وقمقمة وطست)" یعنی (استصناع جائز ہے) ان چیزوں میں جن میں لوگوں کا تعامل ہو جیسے موزہ، قمقمہ (تانبہ یا پیتل کا صراحی نما برتن جو زینت کے لئے میز وغیرہ پر سجایا جاتا ہے)، طشت۔ (تنویر الابصار و در مختار، جلد 7، صفحہ 501، مطبوعہ: بیروت)

استصناع چونکہ بیع ہے، لہٰذا اس کے صحیح ہونے کے لئے ثمن کا معلوم ہونا ضروری ہے، چنانچہ جن شرائط کا لحاظ ہر بیع میں ضروری ہے، ان کا ذکر کرتے ہوئے علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "معلومیة المبیع ومعلومیة الثمن بما یرفع المنازعة" یعنی مبیع و ثمن کا اس طور پر معلوم ہونا کہ جو جھگڑے کو اٹھا دے۔ (ردالمحتار، جلد 7، صفحہ 14، مطبوعہ: بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: "استصناع ہر حال میں بیع ہی ہے۔۔۔ اور بیع ہر گز ایسی جہالتِ ثمن کا تحمل نہیں کر سکتی کہ اتنی مدت ہو، تو یہ قیمت اور اتنی ہو، تو وہ" (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 599، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بیع استصناع میں مبیع کا وصف اس انداز سے بیان کیا جائے کہ مبیع کی پہچان حاصل ہو جائے اور جہالت دور ہو جائے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: "انما جاز الاستصناع فیما للناس فیه تعامل اذا بین وصفا علی وجه یحصل التعریف" یعنی جن چیزوں میں لوگوں کا تعامل ہو، ان میں استصناع اس وقت جائز ہو گا جب اوصاف ایسے انداز میں بیان کر دیئے جائیں جس سے معرفت حاصل ہو جائے۔ (فتاوی ہندیہ، جلد 3، صفحہ 207، مطبوعہ: پشاور)

ردالمحتار میں بدائع سے منقول ہے: "من شروطه: بیان جنس المصنوع ونوعه وقدره وصفته وان یکون مما فیه تعامل" یعنی استصناع کی شرائط میں سے یہ ہے کہ مصنوع کی جنس، نوع، مقدار اور صفت بیان ہو اور وہ چیز ان میں سے ہو، جن کے استصناع میں تعامل ہے۔ (ردالمحتار، جلد 7، صفحہ 501، مطبوعہ: بیروت)

شرح مجلہ للاتاسی میں ہے:"یلزم بیان الجنس الذی یعمل منہ الطشت حدیدا او نحاسا، ونوع الحدید ومقدار حجمہ ولونہ وکونہ منقوشا اولا الی غیر ذلک بوجہ یرفع الجھالۃ لئلا یؤدی الی المنازعۃ"یعنی جس جنس سے کام کیا جائے وہ جنس بیان کرنا لازم ہے یعنی طشت لوہے کا ہو گا یا تانبے کا۔ لوہے کی قسم، اس کے حجم کی مقدار، اس کا رنگ بیان کرنا لازم ہے اور اس چیز کو بیان کرنا بھی لازم ہے کہ وہ نقش و نگار والا ہو گا یا نہیں، یہ سب باتیں ایسے انداز میں بیان ہوں، جو جہالت کو دور کر دے تا کہ جھگڑا نہ ہو۔(شرح المجلۃ، جلد1، صفحہ 405، مطبوعہ: کوئٹہ)

مجلۃ الاحکام میں ہے:"ما یباع محمولا علی الحیوان کالحطب والفحم تکون اجرۃ نقلہ و ایصالہ الی بیت المشتری جاریۃ علی حسب عرف البلدۃ وعادتھا"یعنی جو چیزیں جانوروں پر لاد کر بیچی جاتی ہیں جیسے لکڑیاں، کوئلہ، تو اس کو منتقل کرنے اور مشتری کے گھر تک پہنچانے کی اجرت شہر کے عرف و عادت کے مطابق جاری ہو گی۔(مجلۃ الاحکام مع شرحہ، جلد1، صفحہ 221، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے:"ایک ماہ سے کم کی مدت ہو، تو استصناع ہے اور اس کے جواز کے لئے تعامل ضروری ہے یعنی جس کے بنوانے کا رواج ہے"(بہارِ شریعت، جلد2، حصہ 11، صفحہ 808، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"کسی سے کوئی چیز اس طرح بنوانا کہ وہ اپنے پاس سے اتنی قیمت کو بنا دے یہ صورت استصناع کہلاتی ہے کہ اگر اس چیز کے یوں بنوانے کا عرف جاری ہے اور اس کی قسم وصفت و حال و پیمانہ و قیمت وغیرہا کی ایسی صاف تصریح ہو گئی ہے کہ کوئی جہالت آئندہ منازعت کے قابل نہ رہے ۔۔۔ تو یہ عقد شرعاً جائز ہوتا ہے اور اس میں بیع سلم کی شرطیں مثلاً روپیہ پیشگی اس جلسہ میں دے دینا یا اس کا بازار میں موجود رہنا یا مثلی ہونا کچھ ضرور نہیں ہوتا"(فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ 597-598، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم